14071 ـ اگر نقد خریدنےکي استطاعت ہے تو افضل ہے کہ قسطوں میں نہ خریدے

سوال

میں نقد قیمت دینے کي استطاعت رکھتا ہوں لیکن کیا میرے لیے قسطوں میں خریداري کرنا جائز ہے، یہ علم میں رکھیں کہ قسطوں میں خریداري کي قیمت نقد سےزیادہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (13973) کےجواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ قسطوں کي بیع قیمت میں زیادتي کےساتھ جائز ہے.

اس کےجائز ہونے ساتھ یہ ضروري ہے کہ اس مسئلہ میں وسعت اختیار نہ کي جائےاور خاص کرجب اس کي ضرورت نہ ہو، کیونکہ قسطوں کي بیع قرض کي بیع ہے، اور قرض میں وسعت اختیار کرنا صحیح نہیں، بلکہ چاہیے کہ ضرورت اور حاجت کےوقت ہي قرض لیا جائے.

کیونکہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم قرض سے پناہ طلب کیا کرتے تھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بیان کرتي ہیں کہ نماز میں رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتےتھے:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)

اے اللہ میں تیري پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سےاور تیري پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کےفتنہ سے اور تیري پناہ چاہتا ہوں زندگي اور موت کےفتنہ سے اے اللہ تیري پناہ پکڑتا ہوں گناہ سےاور قرض سے.

مغرم قرض کو کہتےہیں:

توایك شخص نے کہا آپ قرض سے کتني زیادہ پناہ مانگتےہیں ! تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: جب آدمي مقروض ہوجاتا ہے توپھر بات چیت میں جھوٹ بولتا اوروعدہ کرکے وعدہ خلافي کرتا ہے. صحیح بخاري (833)

اور نبي کریم صلي اللہ صلي اللہ علیہ وسلم قرض کي ادائیگي کي دعا کیا کرتےتھے، آپ صلي اللہ علیہ وسلم کي دعاؤں میں مندرجہ ذیل دعا شامل تھي:

(اللَّهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْس بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْس فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنْ الْفَقْرِ)

اے اللہ تواول ہے تجھ سےقبل كوئي چيز نہيں، اور توآخر ہےتيرے بعد كوئي چيز نہيں، اورتو ظاہر ہےتيرے اوپر كوئي چيز نہيں، اور تو باطن ہےتيرے علاوہ كوئي چيزنہيں، ہم سے قرض ادا كردے اور ہميں فقر سے غني كردے. صحيح بخاري حديث نمبر (4888) .

اس ليے جو شخص بھي نقد خريداري كرنے پر قادر ہو اسے كےلائق نہيں كہ قسطوں ميں خريداري كرے، كيونكہ اس كي بنا پر اس كےذمہ قرض ہوگا اور وہ اس كي ادائيگي ميں مشغول ہوجائےگا حالانكہ وہ اس سےمستغني ہے، اور اسے اس كي كوئي ضرورت نہيں، اس كي بنا پر وہ اپنےآپ كو خطرہ سےدوچار كررہا ہے، كہ اگر اسےقرض كي حالت ميں ہي موت آجائے تواسےاس وقت بخشش حاصل نہيں ہوگي جب تك اس كي جانب سے قرض ادا نہيں كيا جاتا، اگرچہ وہ معركہ ميں شہيد ہي كيوں نہ ہوا ہو.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہم سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا نےفرمايا:

(شہيد كےقرض كےعلاوہ باقي سب گناہ معاف كرديے جاتےہيں) صحيح مسلم حديث نمبر (1886)

اور امام نسائي رحمہ اللہ تعالي نے محمد بن جحش رضي اللہ تعالي عنہ سے روايت بيان كي ہے وہ كہتےہيں كہ ہم رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كے پاس بيٹھےہوئےتھے كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے سرآسمان كي طرف بلند كيا اور پھراپنا ہاتھ اپني پيشاني پر ركھا اور فرمانےلگے: سبحان اللہ! كتني شديد چيزنازل ہوئي ہے؟ اور خاموشي اختيار كرلي، توہم سہم اور ڈر گئے، دوسرے دن ميں نے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم سےدريافت كيا اے اللہ تعالي كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم كيا شديد بات نازل ہوئي تھي؟ تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس ذات كي قسم جس كےہاتھ ميں ميري جان ہے! اگر ايك شخص اللہ تعالي كےراستے ميں قتل كرديا جائے اور پھر اسے زندہ كيا جائےپھر قتل كرديا جائے، پھر زندہ كيا جائے، پھر قتل كرديا جائے، اوراس كےذمہ قرض ہو تو اس وقتت تك جنت ميں داخل نہيں ہوگا جب تك اس كي جانب سےقرض ادا نہيں كرديا جاتا. سنن نسائي حديث نمبر (4605) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح نسائي (4367) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

حاصل يہ ہوا كہ جب آپ غني ہوں اور اس كي آپ كو اپنے پاس موجود مال كي ضرورت نہيں اور آپ كےخيال ميں كچھ ايام تك اس كي ضرورت بھي نہيں پڑ سكتي تو اولي اور بہتر يہي ہےكہ آپ نقد خريداري كريں اور قسطوں ميں نہ خريديں.

والله اعلم .